

ابن کلداسا کہ کتاب المصدا والمطارد قال الحوری  
(حیوة الجنان)

میں دیکھا ہے اور جو ہری سنے صحت میں اس غلطی یا عدم توجہ سے کوئی نصف صاحب عقل یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا گلام  
اور حقیقت مجتہد تھے ایسی ہی اگر انہوں نے تسلیم نہ کیا تھا اسے غلطی ہوئی ہو اور اسے جو ذرا دیکھتا تو ہم الفغانی کو نوح  
اسے ہم فرار دیا ہو اور ان کے وفیات اور موالی کی کچھ لحاظ نہ کیا ہو تو اسے اس کا یا کل علماء اہل ہند نے ان کا قوت اجتہاد میں معجز بنا دیا  
اور علم روز و نجات حاد پر قادر ہو سکتا کہ ان کے اس مضمون کو پڑھ کر اسے بہار و دست اپنی خوش فہمی کے مستحق قرار دیا جیسے

ایسٹل فول ورسلمان ایڈیٹر

ایسٹل جیسے گوہار سے علی ریخدر ہوئی کا مہینہ بہتر ہوں۔ اور اس میں ایک دوسرے سے ہنسنا ہی بہتر میں سب کچھ جا بجا کرنا اور  
اور مستعد رطقت ہو چھوٹے ہونا گو گو تلو ہو کہا دیا خود ہو کہا کہا بنا جائز دیکھتے ہیں۔ وہ یہ غم خود نفس شہید میں  
یہودی کے تقلید کرنے ہیں۔ اور حقیقت میں وہ انکی تقلید ہی ہوئی ہو کہ سون دور چلنے میں ان کی تقلید میں ہی ہوتی ہے اور یہ غم خود  
اور یہ مضمون طرفت یا تشبیہ استعارہ کے پیرا میں جس سے اس میں کینا حاصل ہو۔ شاکر کہتے ہیں (جیسے ایک ایڈیٹر کا کہہ کر

کہ ان کی ایک کلیہ سٹون مہر جو وزیر اعظم گلستان اور ان کے پارٹی ایرٹڈ وغیرہ ملا دو کیا کر رہی اور کرنا چاہتے ہیں)۔  
پہلو کی اخبار تمام جیسے اپریل میں لوگوں کو تیرہ ماہ سے اور پیکر لڈی کرتے ہیں۔ جس سے پڑھنا وغیرت نامی ہیں۔ جو کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔

ہم اسباب میں کچھ بولتے۔ اگر ہمارے مسلمان ہائی خصوصاً سو سو مہلوی اس بلادین مبتلا نہ ہوتے۔ کیونکہ مہلوی اخبار اور  
اختیار دینے ہو کر کچھ بحث نہیں۔ مگر جب ہم مسلمانوں خصوصاً بعض مولویوں کو اس میں زیادہ تر مبتلا دیکھتے ہیں اور بعض اجاب منسوب  
مہلویت (جو جو ایڈیٹر ہیں) اسباب میں عالم اہل الارض مستحق ہی ہوتی ہیں لہذا جو کچھ ہمارے خیال ناقص میں ہو گیا  
سہایت مختصر الفاظ میں بنا کر تو ہیں۔ وہ کچھ ہے کہ ایڈیٹر ہو جائیں کہ اسلام عقل انصاف تہذیب اور سائنس کسی نصف کچھ

باقی ہے اور موجودہ پریل فرانس میں جموٹی خیرین شایعہ کی ہیں۔ اور انکو ساتھ ساتھ اس کے سوائے حالی اہل عقالت نہیں لگاؤ جا کر بیٹے دیو سوان خر و  
پیشہ والے لکھتے ہیں نہ انکا پیکر مٹا لے چکے ہیں۔ اس میں پھر بھی مسلمانوں نے انہوں (کے سبب تم وطن تو ہیں کہ ہٹاؤ پڑ جائیں  
عقل انصاف تہذیب انسانیت جائز نہیں ہو۔ اور اسکو علم جائز دیکھنا عقل و منطق میں کاسی بھی اہم اور عقلی سہانی میں جائز نہیں

عقلی دلیل ہو۔ اس میں شایعہ ان کے مشتاق بہرہ عقل کریں کہ ہمارے کلام میں اس کے سوائے حالی عقلی وجود نہیں بند ہو کر شام ہو گا  
کہا نہیں چکے ہیں اور انہوں کو یا م عقل کا کچھ لگا نہیں ہے۔ اسکے جواب میں ہم ان سے فریاد کیا کہ جو ہوا کہا یوں کہ ہم  
ہم عقلی سائنس میں (ہم کو کہا جاتا ہے) ہم سے عقل تو ہیں اور یہ ہے کہ ہم میں کہ اس سے ہر وقت کا سبق حاصل کیے بغیر خیال جیسے ہیں

اور خیال تو ہیں گے کہ جس حالت میں جو ہے اس پر عمل کر کے۔ نو اور تا ہم یا م عقل کا اس پر جو کہا گیا کہ جو ہوا کہ ہم  
ہم ہی بہتر ہو کہ اس نے خدا کے دروازہ کو بند کر دین اور جو بتاؤ غیبت و محاط کو بھی اسکے کہ ہوتی کی اجازت نہیں۔ خصوصاً لوگ جو سو کہہ  
ہیں۔ اور میں خاندان کو ہیں۔ انکی خدمت میں دوبارہ تمنا ہے کہ ایڈیٹر ہو بھی مولویت اسلام سے قطع عقل لازم امر نہیں ہے

میں دیکھا ہے اور جو ہری سنے صحت میں اس غلطی یا عدم توجہ سے کوئی نصف صاحب عقل یہ نتیجہ نہیں نکال سکتا گلام اور حقیقت مجتہد تھے ایسی ہی اگر انہوں نے تسلیم نہ کیا تھا اسے غلطی ہوئی ہو اور اسے جو ذرا دیکھتا تو ہم الفغانی کو نوح اسے ہم فرار دیا ہو اور ان کے وفیات اور موالی کی کچھ لحاظ نہ کیا ہو تو اسے اس کا یا کل علماء اہل ہند نے ان کا قوت اجتہاد میں معجز بنا دیا اور علم روز و نجات حاد پر قادر ہو سکتا کہ ان کے اس مضمون کو پڑھ کر اسے بہار و دست اپنی خوش فہمی کے مستحق قرار دیا جیسے

ایسٹل جیسے گوہار سے علی ریخدر ہوئی کا مہینہ بہتر ہوں۔ اور اس میں ایک دوسرے سے ہنسنا ہی بہتر میں سب کچھ جا بجا کرنا اور اور مستعد رطقت ہو چھوٹے ہونا گو گو تلو ہو کہا دیا خود ہو کہا کہا بنا جائز دیکھتے ہیں۔ وہ یہ غم خود نفس شہید میں یہودی کے تقلید کرنے ہیں۔ اور حقیقت میں وہ انکی تقلید ہی ہوئی ہو کہ سون دور چلنے میں ان کی تقلید میں ہی ہوتی ہے اور یہ غم خود اور یہ مضمون طرفت یا تشبیہ استعارہ کے پیرا میں جس سے اس میں کینا حاصل ہو۔ شاکر کہتے ہیں (جیسے ایک ایڈیٹر کا کہہ کر کہ ان کی ایک کلیہ سٹون مہر جو وزیر اعظم گلستان اور ان کے پارٹی ایرٹڈ وغیرہ ملا دو کیا کر رہی اور کرنا چاہتے ہیں)۔ پہلو کی اخبار تمام جیسے اپریل میں لوگوں کو تیرہ ماہ سے اور پیکر لڈی کرتے ہیں۔ جس سے پڑھنا وغیرت نامی ہیں۔ جو کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ ہم اسباب میں کچھ بولتے۔ اگر ہمارے مسلمان ہائی خصوصاً سو سو مہلوی اس بلادین مبتلا نہ ہوتے۔ کیونکہ مہلوی اخبار اور اختیار دینے ہو کر کچھ بحث نہیں۔ مگر جب ہم مسلمانوں خصوصاً بعض مولویوں کو اس میں زیادہ تر مبتلا دیکھتے ہیں اور بعض اجاب منسوب مہلویت (جو جو ایڈیٹر ہیں) اسباب میں عالم اہل الارض مستحق ہی ہوتی ہیں لہذا جو کچھ ہمارے خیال ناقص میں ہو گیا سہایت مختصر الفاظ میں بنا کر تو ہیں۔ وہ کچھ ہے کہ ایڈیٹر ہو جائیں کہ اسلام عقل انصاف تہذیب اور سائنس کسی نصف کچھ باقی ہے اور موجودہ پریل فرانس میں جموٹی خیرین شایعہ کی ہیں۔ اور انکو ساتھ ساتھ اس کے سوائے حالی اہل عقالت نہیں لگاؤ جا کر بیٹے دیو سوان خر و پیشہ والے لکھتے ہیں نہ انکا پیکر مٹا لے چکے ہیں۔ اس میں پھر بھی مسلمانوں نے انہوں (کے سبب تم وطن تو ہیں کہ ہٹاؤ پڑ جائیں عقل انصاف تہذیب انسانیت جائز نہیں ہو۔ اور اسکو علم جائز دیکھنا عقل و منطق میں کاسی بھی اہم اور عقلی سہانی میں جائز نہیں عقلی دلیل ہو۔ اس میں شایعہ ان کے مشتاق بہرہ عقل کریں کہ ہمارے کلام میں اس کے سوائے حالی عقلی وجود نہیں بند ہو کر شام ہو گا کہا نہیں چکے ہیں اور انہوں کو یا م عقل کا کچھ لگا نہیں ہے۔ اسکے جواب میں ہم ان سے فریاد کیا کہ جو ہوا کہا یوں کہ ہم ہم عقلی سائنس میں (ہم کو کہا جاتا ہے) ہم سے عقل تو ہیں اور یہ ہے کہ ہم میں کہ اس سے ہر وقت کا سبق حاصل کیے بغیر خیال جیسے ہیں اور خیال تو ہیں گے کہ جس حالت میں جو ہے اس پر عمل کر کے۔ نو اور تا ہم یا م عقل کا اس پر جو کہا گیا کہ جو ہوا کہ ہم ہی بہتر ہو کہ اس نے خدا کے دروازہ کو بند کر دین اور جو بتاؤ غیبت و محاط کو بھی اسکے کہ ہوتی کی اجازت نہیں۔ خصوصاً لوگ جو سو کہہ ہیں۔ اور میں خاندان کو ہیں۔ انکی خدمت میں دوبارہ تمنا ہے کہ ایڈیٹر ہو بھی مولویت اسلام سے قطع عقل لازم امر نہیں ہے

کون کون کو مشیہ میں کر لیں اور وراثت جتنے والے اور بنانے والے دوران نے خوب لطف دیکھائے۔ اور غم خود میں